رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی ۷ جون سنہ ۱۹۱۲ع | نمبر ۲۳

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ...... ار

اُردو کی دوسری کتاب ۲ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اردو کی دوسری کتاب ۳ر

رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ـ ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۵ء

تسلّی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا- کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں حسن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہی قیمت رکشا للعہ سے ماعہ گرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ...... عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ...... عگر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک، مابعد ...... ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ...... ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ھ	ہلے
چوتھائی کالم	ھ	ہلے	للعہ
نصف کالم	ہلے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ـعہ	مار

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول- من تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۴ر و ۸ر +

صحت جسمی- من تصنیف قاضی میر محمد-کونجی- فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے

انجیل برنباس- من تصنیف عبدالاحداز کاٹرہ- کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی- پادری ہنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی- اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں- قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم- من تصنیف ڈاکٹر جے- ڈبلیو- رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا- فارسی- اُردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی- قیمت ۴ر- اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہے- ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے- مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض- ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر- ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر- اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گُنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی- قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل- فارسی اردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار- فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری- من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ- رومن اُردو ۸؎- فارسی اردو ۸؎ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے- ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران- یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے- لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں یہی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت ۸؎ فارسی اردو ۸؎ +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۷ جون ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

لاہور میں منگل کی رات کو دس بجے کے قریب عالمی دروازہ سے میوہ منڈی میں آگ لگ گئی ۷ دوکانیں جلکر خاک سیاہ ہوگئیں ۵ مئی کی رات کو نمک منڈی امرتسر میں آگ لگ گئی - بیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا -

لاہور کے دو بدمعاش پولیس کراچی نے بڑی حکمت سے پکڑے ریلوے سٹیشنوں پر چوری کے عادی تھے -

اہل تبت نے ولائی لامہ کو لکھا کہ جلدی لاسہ میں آکر اپنی حکومت کو سنبھالیں میدان خالی ہو -

لیکن ولائی لامہ کے مشیر کہتے ہیں کہ ذاتی خطرہ ہوگا اس باعث تقدس مآب شش و پنج میں ہیں -

خدیو مصر معہ والدہ کرمہ کے قسطنطنیہ گئے - وہاں ایک ماہ ٹھہر کر پیرس اور لندن بھی جاوینگے -

مشہور ہے کہ ٹرکی مصر سے قطعی دست بردار ہونا چاہتا ہے - تاکہ برطانیہ اعظم کی حمایت حاصل کرے - ٹرکی سے اٹالین آبادی ملک بدر کیجائیگی - سولہ ہزار اطالین کو اُسکی مصیبت پیش آئے گی -

اس تعداد میں مزدوری پیشہ نادار لوگ اور بیرگان مستثنے ہیں جکو نکلنے پر مجبور نہیں کرینگے -

جو اٹالین ٹرکی سے ملک بدر کئے جائینگے انکی مدد کیلئے شاہ اٹلی نے جیب خاص سے ساٹھ ہزار روپیہ دیا ہے

ٹریپولی کے ملک طبروق میں جدید قلعہ تعمیر کیا گیا - یہاں اطالین فوجیں قلعہ گیر مستقل رہینگے -

بحیرہ ایجین میں جو ٹرکی جزیرے قابو کئے گئے ہیں - وہاں کے اطالین کمانڈروں نے باشندوں کے نام اعلان کیا کہ وہ جزیرے ٹرکی کو واپس نہیں کئے جاوینگے خصوصاً ان شرطوں پر جو کہ پہلے پیش کی تھیں -

لندن کی خبر - میدان ہرو کلمینڈ میں ایک ہوائی جہاز جلکر آپڑا - غبارہ باز معہ اپنی ساتھی کے بھرتا ہوگئے

نہر ڈوار ونلز گذشتہ سنیچر کو کشادہ کر دی گئی - اب جہازی آمد ورفت حسب معمول ہونے لگی ہے -

یہودی لوگ پانچ یا ۶ برس سے واپس اپنے ملک کنعان میں اور ملکوں سے آکر بسنے لگے ہیں - اور باوجود اسباب کے وہاں مسلمانوں کی سلطنت ہے اور یہودیوں کو زمین خریدنا منع ہے - وہاں سات لاکھ یہودی آباد ہوگئے ہیں

پنجاب میں ۶۳۰۰ پاگل ۲۰۲۴۳ گونگے بہرے ۶۱۵۲۱ نابینا اور ۳۰۹۱ جذامی ہیں -

سندہ میں لاہور کے تین پنجابی ریلوے پولیس نے شبہ میں گرفتار کئے - ان کی تحویل سے چار ہزار کا مال برآمد ہوا جو انہوں نے تین چار چھوٹے اسٹیشنوں سے چرایا تھا -

پارہ کے گلاس نبانے والے پریم آنند کا چالان اس جرم پر کیا گیا ہے کہ گلاس پارہ اور سیسہ کا مرکب ہے اور اس کا استعمال انسان کے لئے مضر صحت ہے -

امریکہ کی مورگن کمپنی نے نیویارک زمین دوز ریلوے کی توسیع کے ، اکروڑ ۳۰ لاساٹھ کروڑ روپیہ کے حصے خریدے ہیں -

جنرل بوتھ بانی مکتی فوج علیل ہیں - شہنشاہ معظم نے خواہش ظاہر کی ہے کہ ان کی حالت سے ہر روز اطلاع ملتی رہے -

روسی سفیر معینہ پیرس نے روسی چیمبر آف کرس کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ فرانس اور روس کوشش کر رہے ہیں کہ ٹرکی اور اٹلی کی جنگ ختم ہو جائے - یہ دونوں گورنمنٹیں انگلستان سے متفق الرائے ہیں - جو روس اور فرانس دونوں کا دوست ہے -

اکنبیہ جہاز میں جو سونا چاندی ڈوب گئے تھے اس میں ۸ یا ۹ لاکھ کا سونا نکل آیا ہے -

اخبار کی بہار

مختلف ممالک میں جو روپیہ خفیہ سروس پر صرف کیا جاتا ہے۔ اور جس کا حساب پبلک میں نہیں کیا جاتا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

برطانیہ اعظم میں پچاس ہزار پونڈ۔ فرانس میں چالیس ہزار پونڈ۔ آسٹریا میں ½۶۲ ہزار پونڈ۔ جرمنی میں ۵۲۵،۷ پونڈ۔ اٹلی میں ۱۸۰۰۰ پونڈ روس میں دس لاکھ پونڈ۔ (آرمی نیوز)

آنریبل مسٹر وادا بھائی سی۔ آئی۔ ای کو ایک مسودہ قانون کونسل میں پیش کرنے کی اجازت ملگئی ہے۔ یہ مسودہ شملہ کے اجلاس میں پیش ہوگا۔ ابھی تک معلوم نہیں ہے کہ بل میں کیا کیا دفعات ہیں۔ لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ اس میں نابالغ لڑکیوں کا مندروں کے لئے وقف کیا جانا۔ جیسا کہ دکن میں ایک مکروہ دستور ہے اور سولہ سال سے کم عمر کی لڑکیوں کو عصمت فروشی کے کام میں لانا جرم قرار دیا جائیگا۔ اسید ہے کہ تمام محبان ہند اس مسودہ کی تائید کرینگے (ا)

سکندر آباد سے ایک خوفناک میگزین کے اڑنے کی خبر آئی ہے۔ یہ میگزین مقام سورہ نگر متصل حیدر آباد کے ہے۔ افواہ ہے کہ بیس یا تیس آدمی اس میگزین کے اڑنے سے ضایع ہوگئے ہیں۔ مگر تصدیقی خبر یہ ہے کہ کچھ آدمیوں کا نقصان ہوا ہے۔ بعد میں پندرہ آدمیوں کا نقصان بتایا گیا ہے۔ نرسا ملو نامی ایک مشہور ٹھیکیدار جو سکندر آباد کا رہنے والا تھا۔ اس حادثہ سے جاں بحق ہوا ہے۔ ایک دیسی عیسائی کلرک بھی نازک حالت میں ہے۔

مہاراجہ میسور کی جنگی فوج میں دیسی مسیحی ملازم ہیں جن کی تعداد دس فیصدی ہے۔ کاشکہ سرکار انگریزی بھی اپنی عنان توجہ دیسی مسیحیوں کی طرف لگاوے

جزیرہ روڈس پر قبضہ کرتے ہوئے۔ اٹلی والوں نے چار ہزار رفلیں اور چار توپیں حاصل کیں۔

ایک اٹلی کے جنگی جہاز نے روڈس کے بالمقابل مارمس ٹاپو کی بارکیں اور میگزیں اڑا دیئے۔

ڈوارڈنلز جہازوں کے آمد و رفت کے لئے کھولا گیا اور اب کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے۔

سر چارلس ایلیٹ جو ہانگ کانگ یونیورسٹی کے پرنسپل ہیں۔ کہتے ہیں کہ تئیں زبانیں بولتے ہیں۔

شہر لندن ۱۷ میل لمبا اور بارہ میل چوڑا ہے

ملک پیلسٹیس یعنی کنعان میں اب سات لاکھ یہودی آباد ہوگئے ہیں۔

سی۔ ایم۔ ایس سوسائٹی نے گزشتہ سال اپنی آمدنی میں ساٹھ لاکھ چندہ زیادہ جمع کیا تھا۔

فارس اور افغانستان کے سرحدی جھگڑے برٹش گورنمنٹ طے کریگی۔

مینپوری میں چار مئی سے آٹھویں مئی تک ایک مسیحی میلا فراہم ہوا جس میں چھ سو آدمی حاضر ہوئے لائق و فائق صاحبان نے درس دیئے۔ صبح و شام عبادتیں ہوتی رہیں۔ اور سب سے بڑی بات جو اس میلے میں ہوئی یہ تھی کہ بہت جوانوں نے اپنی زندگی بشارت کے کام کے لئے وقف کی۔ چاہئے کہ ایسے ہی میلے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہر سال فراہم ہوا کریں

بڑی خوشی کی خبر ہے کہ چرچ مشنری سوسائٹی کو حال میں ایک شریف زادی نے تیس ہزار روپیہ دینی کام کے واسطے بخشا ہے۔

خبر ملی ہے کہ ٹیٹانک جہاز میں پادری اے۔ او بکر صاحب متعلق گنگسور مشن کے بال بچے بھی سوار تھے۔ مگر شکر خدا کا کہ جہاز رانوں اور دیگر خود انکار لوگوں کی محبت سے سب کے سب بچائے گئے۔

دریائے نیل پر ایک اسٹیمر جس میں تین سو مسافر سیر کر نکلے تھے کسی دوسرے جہاز سے ٹکر کھا کر کیرو کے قریب غرق ہوگیا بہت سے لوگ بچائے گئے قریب دو سو کے غرق ہوئے۔

مارچ کی انتیسویں کو ہانگر پور میں ایک خطرناک طوفان پانی اور آندھی کا مع پتھروں کے آیا اور طوفان دو گھنٹہ تک رہا۔ کوسوں تک پتھری پتھر مثل سفید چادر کے بچھا ہوا نظر آتا تھا۔ پتھر چوبیس گھنٹہ تک زمین پر پڑا رہا۔ کھیتوں میں جانور مر گئے۔ تالابوں میں مچھلیاں سرد پڑ گئیں۔ بعض جگہ اولے چار فیٹ گہرے تھے۔ لوگ اس کو دیکھ کر حیران تھے اور کہتے تھے کہ ایسا طوفان پچاس برس کے عرصہ تک کبھی وقوع میں نہیں آیا آگے کا حال معلوم نہیں۔

مالٹا نام جہاز میں آگ لگی۔ پانچ گھنٹہ میں کوشش بجھا دگئی۔ ورنہ خوف تھا کہ جلکر خاک ہو جاتا۔

جرمنی کی پارلیمنٹ میں ریزولیشن پاس ہوا ہے کہ قانون ایسا بنے کہ جرمنی کے سب علاقوں میں جرمن لوگوں کی شادی وہاں کے حبشیوں کیساتھ ہو سکے۔

فارس کے ملک میں گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اور اکثر جگہوں پر تار برقی کاٹی گئی ہے۔ پس ہندوستان اور فارس کے درمیان خبریں آنا جانا بند ہے۔

مشرقی بنگال اور آسام کی گورنمنٹ نے جو پاگل کتے کے کاٹنے کا ہسپتال بنانے کا ارادہ کیا تھا۔ اس کے لئے اچھا مقام چنا گیا ہے۔ اور یہ بھی طے ہے کہ مشرقی بنگال کے بھی لوگوں کا آسام کے لوگوں کی علاج کیا جائیگا۔

وکرائی صاحب نے بادشاہ سلامت کی سالگرہ کے اندر شمار و النٹیر لوگوں کی پریڈ ملاحظہ فرمائی

ایڈیٹوریل نوٹس

احساس باطنی

نمبر ۲

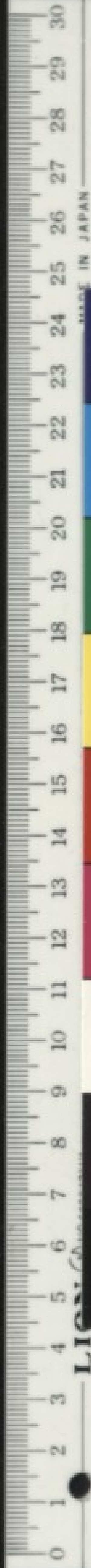
احساس باطنی یا روحانی کی ضرورت کا بیان کرنا چنداں ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح سے بدن کے ساتھ اس کی خوراک و پوشاک لازمی ہے اسی طرح سے روح کے ساتھ اس کی ضروریات رفع کرنے کا بھی کوئی ذریعہ ہوگا اور روح کے وجود کے ساتھ یہ بات لازمی معلوم ہوتی ہے۔ کہ روح کی حاجات کے رفع کرنے کیلئے ضرور خالق مطلق نے انسان اشرف المخلوق کو ایسے وصف عنایت کئے ہونگے کہ جن کے ذریعہ سے وہ اس کی ضروریات کو خاطر خواہ مہیا کر سکے۔

اس سے پیشتر کہ ہم ان احساس باطنی کی نسبت خیال اور غور کریں یہ بات قابل غور معلوم ہوتی ہے کہ ہم اپنے محاورات میں روز بولتے ہیں کہ دنیا کا سب کاروبار خدا کے ہاتھ میں ہے۔ حالانکہ خدا کا وجود مثل انسان کے مادی نہیں اور وہ انسان کی طرح ہاتھ نہیں رکھتا۔ چنانچہ نہ صرف یہ بلکہ انسانی محاورات میں خدا کی نسبت یہ مانا جاتا ہے کہ حالانکہ وہ ایک لاوجود ہستی ہے۔ مگر وہ دیکھتا۔ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے اور ہم پڑھتے ہیں کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے تو ہمارے خیال میں آتا ہے کہ ضرور اس نے انسان کو بھی اپنی صورت کے مشابہ احساس باطنی میں عنایت کئے ہیں۔ جن سے وہ اپنی روحانی ضروریات رفع کرنے کے لائق ہے۔ ورنہ اس کے بغیر وہ کیونکر اس بڑے کام کے لائق ٹھہر سکتا جس کے سبب سے اس کی ذمہ داری کا احاطہ وسیع ہو جاتا ہے۔

زمانہ کے رنگ کچھ ایسے عجیب و غریب ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہ ہر ایک قوم اپنی حالت پر نظر ڈالا کر رہی ہے جو اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ واقف ہیں کہ ہندو آرٹیکل پر آرٹیکل نکال رہے ہیں کہ "گیا ہندو قوم مر رہی ہے" اور "مسلمان گیا سے گیا ہو گیا" اور اس قسم کے بہت سے آرٹیکل شایع کر رہے ہیں اور اپنی اپنی قوموں کی حالت کا گزشتہ اور اب کا مقابلہ کرکے گزشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط کے قول کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی اپنی قوم کو بیدار اور ہوشیار کرنے کے لئے پر جوش فقرے تحریر کرتے ہیں۔ پر کوئی اس راز تک نہیں پہونچتا کہ اس کا سبب کیا ہے کہ قوموں کی حالت بہتری سے گزر کر ابتری کی طرف کیوں جاتی ہے؟ اور جب یہ معلوم کر لیا تو ان وسائل کی پیروی کرنا لازمی ہوگا جن کے سبب سے قوم کی سرفرازی اور اقبالمندی از سر نو حاصل ہو سکے۔ اس کی نسبت بنی اسرائیل کی قوم کی حالت ہمارے لئے قابل سبق ہے۔ خدا نے صاف طور سے اس قوم کو بتا دیا تھا کہ اگر وہ خدا کی باتوں کے شنوا ہونگے تو ان کی سب طرح کی حالت روبترقی رہے گی۔ پر اگر وہ خدا کو فراموش کر دیں گے تو آفتوں میں پڑ جائینگے۔ چنانچہ ان کا حال اس قول کے مطابق چڑھتا اور گرتا رہا۔ جب انہوں نے فرمانبرداری اور اطاعت کی تو سرفراز ہوئے اور جب سرکشی اور بغاوت کی تو گر گئے اور ایسا ہی حال دیگر تمام اقوام کا بھی ہوتا رہتا ہے۔ پس اب معلوم ہوا کہ اٹھنے اور گرنے کا راز خدا کی طرف رجوع ہونے اور اس سے بے راہ ہونا ہے۔ اور کچھ نہیں تو کیا لازم نہیں کہ جو قوم اپنا عروج چاہتی ہے۔ وہ خدا کے احکام پر کاربند ہووے تب اقبالمندی کو دیکھیگی ورنہ ناکامی میں کوئی شک نہیں ہے۔

ہمعصر قادیان مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء میں "انڈیا میں عیسائیت" کے عنوان سے ایک نوٹ درج ہوا ہے جس میں حسب معمول زہر اگلی گئی ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے۔ کہ دیسی عیسائیوں کی اکثر تعداد ذلیل قوموں میں سے ہوتی ہے۔ جنکے اخلاق بہت گرے ہوتے ہیں جو بے کار رہکر خوش پوش خوش خوراک بننا چاہتے ہیں۔ ایسے آدمیوں سے یورپ کے جفاکش محنتی لوگ جو اپنے وطن چھوڑ کر یہاں آتے ہیں کس طرح پیار کریں؟ ہمعصر کے خیال میں گو دیسی عیسائیوں کی حقیقت کچھ نہیں تو ان کو یورپ کے "جفاکش محنتی" لوگوں ہی کے نمونے سے سبق لینا چاہئے۔ غلطی تو اس امر میں ہے کہ ہمعصر کو اس راز کی حقیقت معلوم نہیں کہ خدائے کارساز نے اپنے الہی انتظام میں دنیا کے حقیر اور ذلیل لوگوں کو چن لیا ہے۔ تاکہ وہ بڑے اور عالی وقار لوگوں کو شرمندہ کرے اور راکھ و خاک میں سے اٹھا کر ان کو بڑا درجہ دے کر بڑوں کو عبرت دلاوے اور وہ منہ دیکھتے رہ جاویں اور ایسے لوگ روحانی نعمتوں کو حاصل کریں۔

اُس جوش اور اسلامی غیرت کا نمونہ جو اسلامی اخبارات کے مختلف مضامین سے نکلتا ہے صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو غور سے ایسے مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بعض ہمارے اسلامی معاصرین تو اطالویوں پر اس قدر ناراض ہیں کہ ان کا نام بغیر دشنام دہی کے نہیں لیتے اور اپنے اخباروں میں نہایت عجیب مضامین عجیب عنوانوں سے رنگ کر درج کر رہے ہیں۔ بعض عرب و ترک مقتولین کو شہیدوں کا مبارک درجہ دیکر دوسروں کو زیادہ جوش دلانے پر آمادہ رہتے ہیں۔ بعض اطالویوں کو صرف گالیوں کی بھاڑے نشانہ بنانے میں مصروف ہیں بعض "خمیازہ" وغیرہ کی سرخیوں سے نظمیں درج کرکے اپنا غبار نکال رہے ہیں۔ اب



ایک اسلامی اخبار خبر دیتا ہے کہ پچھلی لڑائی میں ایک عجیب واقعہ مشاہدہ میں آیا ایک.... عرب عورت جو ....معرکہ میں بھی شریک تھی اس وقت میں سیلان جنگ میں پیش پیش تھی اور مردوں کو کلمات رجز آمیز سنا سنا کر آگے بڑھا رہی تھی اور یہ بھی کہتی جاتی تھی کہ جو شخص مردوں کی طرح اپنا فرض ادا نہیں کریگا اُس کی بیوی کو اس کی خبر پہنچائے گی جو یقیناً ایسے بزدل شوہر سے قطع تعلق کریگی۔ لڑائی میں اس بہادر عورت کے زخم بھی آیا ہے۔

اس جوش کا کیا ٹھکانا ہے؟ کیوں نہ ہو؟ مذہبی جوش ہے کہ ٹھٹھا؟

اٹلی اور ٹرکی کا معاملہ ابھی ختم ہوتا ہوا نظر نہیں آتا کیونکہ تجویز مصالحت میں کامیابی کی صورت نہیں ہے۔ اگرچہ اٹلی کی شرائط نرم اور قابل قبول نہیں ہیں۔ مگر ٹرکی والے بقول ایک مسلمان نامہ نگار تلوار کے سایہ میں ہی تم نجات حاصل کرو گے قول پڑھتے ہوئے ہیں۔ اسلئے نہیں کر سکتے کہ کب اس جنگ کا خاتمہ ہوگا۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ بہت خونریزی ہوگی۔ ٹرکی وزیر خارجیہ کی تقریر سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ صلح کی کوئی صورت نہیں بن سکیگی تاوقتیکہ اٹلی والے طرابلس سے بالکل دست بردار نہ ہوجاویں۔

ہمعصر برقادیان مطبوعہ ۱۶ مئی ۱۹۱۲ء میں ”ڈاک ولایت“ کے نیچے ”سنہری قاعدہ“ ایک چھوٹا سا عنوان دیکر انجیل مقدس کی اعلیٰ تعلیم کی عظمت کو جو یہ ہے کہ جو تو چاہتا ہے کہ لوگ تیرے ساتھ کریں ویسا ہی تو انکے ساتھ کر۔ اس بنا پر بگاڑتا ہے کہ یہ تعلیم ۱۰ سال یا ۱۰۰ سال یا ۲۰۰ سال قبل مصری کتب و ہندی کتب و لاؤ زد کتب و یونانی کتب وغیرہ میں موجود تھی جو ایک صاحب ڈیوڈ سکان کے اشتہار میں سے لیا گیا ہے۔ ہم ہمعصر کو اس کی نسبت صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ ہی بات ہے تو جو کچھ قرآن میں موجود ہے وہ سب اگلی کتابوں سے لیا گیا ہے تو کیوں اس کو کلام اللہ بنکر اس کی پیروی میں مشغول ہو وہ سب کچھ تو پہلے موجود تھا۔ جناب اڈیٹر صاحب اول تو یہ بالکل زبانی ڈھکوسلے ہیں اور اگر ویسا مان بھی لیا جاوے تو بھی ہم زور کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس تعلیم کو عملی طور سے کر دکھلانے والا صرف ایک ہی آکیلا شخص خداوند یسوع مسیح ہی دنیا میں آکیلا ہوا ہے۔ جس نے اپنی چال و چلن اور رفتار و گفتار میں اور ازمنش کی طرح عمل کر کے دکھادیا۔ وہ عامل باعمل ہے۔ جس کا قول و فعل اس تعلیم کی عظمت کو ظاہر کر رہا ہے۔ محقق کی نظر اس کی گہرائی تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر مخالف متعصب کی ٹیڑھی آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی۔ کہنا اور بات ہے مگر کر دکھلانا دوسری بات ہے۔ بہتر ہوتا اگر آپ اس تعلیم پر کسی چلنے والے اور پورے عامل شخص کا پتہ دیتے تو ہم دیکھ لیتے کہ آپ کا فرمان قابل قدر ہے پر اب تو ہماری دانست میں آپ کی تمام تحریر صرف مخالفت کا دم بھرتی ہوئی نظر آتی ہے اور بس۔ اس سنہری قاعدے Golden rule ہی کی بدولت آپ ہندوستان میں دندناتے ہو ورنہ اگر ایسی باتیں ٹرکی یا اور کسی اسلامی حکومت میں جاکر بناؤ تو آپ کی حقیقت جلد ختم ہوجاوے۔

ہمعصر بدر قادیان مطبوعہ ۱۶ مئی ۱۹۱۲ء میں ”عیسائی مذہب کا بدل“ کے عنوان سے لکھتا ہے۔ کہ اپریل کے فورٹ نائٹلی ریویو میں ایک مضمون نکلا ہے کہ مہذب دنیا کو چاہئے کہ دین عیسوی کے عوض میں اب کوئی اور دین اختیار کیا جاوے۔ ایک مضمون نویس بعض صاحب نے یہ رائے دی ہے کہ خدا کا ماننا ضروری ہے (نہ کہ یسوع کا) اور ایک اور نامہ نگار کی رائے ہے۔ کہ عیسائیت کی بجائے باجی مذاہب اختیار جاوے کیونکہ اس میں آزادگی زیادہ ہے۔ (جو چاہو کرو کوئی شریعت مقررہ نہیں ہے) دراصل عیسوی لوگوں کو یہ سزا مل رہی ہے۔ کہ انہوں نے اصلی عیسائیت کو جو ایک قسم کی اصلاح شدہ یہودیت تھی چھوڑ دیا۔ انبیا کی حقارت کی اور آزاد بنگئے۔ اب آئے دن آزادگی کے نئے کرشمے پیدا ہوتے ہیں“۔

ہمعصر عیسائی مذہب کا ایسا دشمن ہے کہ ہمیشہ اس نے اسکی مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ خواہ کہیں سے کوئی بات ملے وہ اسکو رنگ میں لاکر دین عیسوی پر ضرور اسکو گسیٹیگا اگر کسی غیر مسیحی انگریز نے اپنی بیہودہ رائے سے دین عیسوی کا مخالف بنکر کچھ کہا تو کیا وہ ہمعصر یا کسی دوسرے کیلئے کوئی سند ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں بہت سے لامذہب آجکل ایسی لا یعنی باتیں بکتے ہیں۔ پر انکی قدر ہمعصر جیسے عقلمندوں کے نزدیک وقعت کے قابل ہو تو ہو پر صاحب عقل و ضمیر انکی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے۔ اگر عیسائی مذہب کا بدل بفرض محال باجی مذہب ہو تو پھر محمدی مذہب کو اس سے کیا فائدہ؟ اور جو ہمعصر نے عیسائی مذہب کو یہودی مذہب میں سے اصلاح شدہ بتلایا ہے۔ اور عیسائیوں کو ایسے بیہودہ گو اشخاص کی تحریروں کی بنا پر سزا ملنے کی جھوٹی اور خیالی تعمیر پر زور ڈالا ہے۔ وہ انکی خام خیالی کا نتیجہ ہے ورنہ اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔

لودیانہ کلیسیا کے پاسٹر صاحب پادری یوحنا خان صاحب بسبب بیماری کے ہوا کی تبدیلی اور علاج کیلئے بمقام الموڑہ گئے ہوئے ہیں بنکر ہو کہ اب انکی صحت روبہ ترقی ہے اور امید ہو کہ چند ماہ میں انکو کامل صحت حاصل ہوجاویگی اور وہ اپنی خدمت کے ادا کرنیکے لائق ہونگے۔ خوشی کا مقام ہے کہ وہ

اقتباس

کہتے ہیں کہ جان ویسلی صاحب نے ایک روز رات کے وقت ایک خواب دیکھا کہ وہ خواب میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہے۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور جب کھولا گیا تو اُس نے پوچھا کہ اندر کون ہیں کیا کوئی رومن کیتھلک ہیں؟ جواب ملا بہت ہیں پھر پوچھا کہ کیا کوئی چرچ آف انگلینڈ ان میں ہیں؟ تو جواب ملا کہ بہت ہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا کوئی پریسبیٹرین ان میں ہے؟ جواب ملا کہ بہت ہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا کوئی ویسلین ان میں ہے؟ جواب ملا کہ بہت ہیں۔ ان جوابات سے مایوس اور غمزدہ ہو کر اُس نے اپنے قدم اوپر کو اُٹھائے اور اُس نے اپنے آپ کو بہشت کے دروازے پر دیکھا۔ جہاں جا کر اُس نے اسی قسم کے سوالات پوچھے پر سب کا جواب ایک ہی ملا۔ کہ یہاں اس قسم کے فرقوں کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے یہاں صرف ایک نام ہی مشہور ہے۔ یہاں سب مسیحی ہیں جو دنیا کی تمام قوموں اور گروہوں میں سے جمع کئے گئے ہیں۔ اور یہ بات بالکل سچ ہے۔　　این۔ سی۔

ضرورت

مندرجہ ذیل عیسائی استادوں کی مشن ہائی سکول فرخ نگر کیلئے ضرورت ہے۔ اوّل ایک گریجویٹ جو کہ انگریزی اور سائنس سکھلا دے۔ دوم ایک مولوی جو کہ اردو اور فارسی۔ سوم ایک جو کہ ہندی اور سنسکرت۔ چہارم دو ایف اے یا انٹرنس پاس پانچویں اور آٹھویں جماعتوں کے واسطے۔ ششم دو ورنیکولر نارمل پاس تنخواہ بموجب تجربہ اور لیاقت کے دس روپیہ سے لیکر ۵۰ ماہوار تک۔ درخواستیں معہ اسناد پاس ڈبلیو ایل مفل صاحب منیجر فرخ نگر ضلع گوڑگاؤں دہلی آنی چاہئیں۔

سفید کہانی

بچوں کے لئے

گزشتہ سے پیوستہ

دولتمند لڑکے کے حسن و جمال کو دیکھکر باغ باغ ہو گیا اور بادشاہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنے کے بعد رخصت طلب کر کے چلنے کے لئے تیار ہوا۔ بادشاہ نے کہا ذرا ٹھہرو۔ اس کے متعلق ایک بات اور بھی مجھے تم سے کہنی ہے اور وہ یہ کہ یہ لڑکا ہر وقت کچھ نہ کچھ کام کرتے رہنے کا عادی ہے۔ بلا کام کے یہ ایک منٹ بھی بیکار نہیں رہ سکتا۔ اور اگر اسے کوئی کام کرنے کو نہ ملے تو اپنے مالک کے دل ہی کو نوچنا شروع کر کے رفتہ رفتہ اسے مار ڈالتا ہے۔

دولتمند نے باادب جواب دیا۔ میرے پاس لین دین کے متعلق ہی اتنا کام زیادہ ہے کہ یہ اس میں ہر وقت مصروف رہ سکتا ہے۔ یہ تو اور بھی اچھا ہوا کہ یہ سست اور آرام طلب نہیں ہے۔ میرے گھر میں اس کے لئے بہتیرا کام ہے اور آپ کی کرپا سے اب میرے سب کام پورے ہوتے رہینگے۔

دولتمند وہاں سے رخصت ہو کر اور لڑکے کو ساتھ لیکر اپنے گھر پہونچا۔ رات کو دونوں نے آرام کیا۔ علی الصبح لڑکے کو ایک قریب کے گاؤں میں کچھ کام بتا دیا گیا۔ لڑکا تھوڑی ہی دیر میں وہ کام پورا کر کے واپس آ گیا۔ پھر دوسرے گاؤں میں بھیجا اور اس روز شام تک لڑکے نے یکے بعد دیگرے اتنا کام کیا کہ جس کو دولتمند خود دس روز میں بھی نہیں کر سکتا تھا۔

باقی آئندہ

مراسلات

فرزندی

گزشتہ سے پیوستہ۔

پیارے بھائی کیا ہم سب باتوں میں خدا باپ کا شکر کرتے ہیں؟ شاید خوشی کے وقت اُس کا شکر کرتے ہونگے لیکن جب زندگی کا دن کالی گھٹا سے چھا جاتا ہے۔ ہمارا دل غم سے بھر جاتا ہے۔ کیا اس وقت بھی ہم شکر کرتے ہیں؟ فرض کرو کہ خدا تمہارے عزیز بیٹے یا بیٹی کو تم سے لے لیتا ہے کیا اس وقت تم شکر کر سکتے ہو؟ خدا کا کلام کہتا ہے کہ سب باتوں میں خدا باپ کا شکر کرتے رہو تو کیا ہم غم میں اس کا شکر نہ کریں؟

ہمارا چوتھا فرض خدا سے محبت رکھنا ہے۔ خداوند کہتا ہے کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ متی ۲۲: ۳۷ جب بیٹے کا سا روح ہم میں ہوتا ہے۔ تو یہ حکم حکم نہیں رہتا۔ بلکہ ہماری طبیعت بنجاتا ہے۔

اگر ہم اس کو پیار کرتے تو ہم اُس کی مرضی بھی بجا لائینگے۔ پس ہمارا پانچواں فرض اُس کی مرضی بجا لانا ہے۔ ہماری فرزندی مسیح میں ہے۔ اسلئے جس طرح اُس نے کہا میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔ اسی طرح ہم بھی کہیں کہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔

اگر ہم باپ سے محبت رکھتے ہیں تو ہم اپنے بھائی سے بھی محبت رکھینگے۔ خداوند کہتا ہے کہ اور دوسرا اُس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر

محبت رکھو۔ متی ۲۲: ۳۹۔ یہ شریعت کا حکم ہے جو خداوند نے پیش کیا۔ مگر بیٹے کا روح اپنے برابر نہیں بلکہ اپنے سے بڑھ کر محبت رکھنا سکھاتا ہے۔ چنانچہ یوحنا رسول لکھتا ہے کہ ہم نے محبت کو اسی سے جانا ہے کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دیدی اور ہم پر بھی بھائیوں کے واسطے جان دینی فرض ہے۔ پس بھائیوں کے واسطے جان دینی باپ کی نسبت ہمارا چھٹا فرض ہے۔

اسی فرض کے محسوس کرنے سے ہم اپنے ساتویں فرض کو محسوس کرتے ہیں کہ ہم کو چاہئے کہ بھائیوں کی خدمت کریں۔ خدا کی خدمت اسی کا نام ہے۔ انسان جو خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا اُسی کی خدمت حقیقت میں خدا کی خدمت ہے۔ اسی لئے پولوس لکھتا ہے کہ میں یونانیوں اور غیر یونانیوں دانائوں اور نادانوں کا قرض دار ہوں رومیوں ۱: ۱۴۔

خاتمہ۔ اب آخر میں تم سے چند سوال پوچھتا ہوں ان کا جواب تم اپنے دل میں دو۔

(۱) کیا تم یقین کرتے ہو کہ خدا سچ مچ تمہارا باپ ہے؟ وہ محبت سے تمہارا انتظار کرتا ہے۔

(۲) کیا تم یقین کرتے ہو کہ بیٹے کا روح تم کو مل گیا ہے؟

(۳) جب تم دعا میں خدا کو باپ کہتے ہو تو کیا معلوم کرتے ہو کہ روح تم سے یہ کہلا رہا ہے؟ اگر روح سے تم خدا کو باپ نہیں پکارتے تو تمہاری دعا بچے نام کسی بت کے آگے ہے۔ نہ کہ خدا کے آگے کیا تم نے اس گناہ کو پہچانتے ہو اور روح القدس سے مدد مانگتے ہو کہ آگے کو وہ دعا میں تمہاری مدد کرے؟

(۴) کیا تم یقین کرتے ہو کہ تم کو ایک بڑی میراث ملنے والی ہے؟ تم غلام نہیں بیٹے ہو مسیح کے ساتھ ہم میراث ہو۔

(۵) کیا تم جانتے ہو کہ تم پر روح کی مہر ہو چکی؟ کیا تم یقین کرتے ہو کہ تمہاری میراث کے بیانہ کے طور پر روح القدس تم کو مل چکا ہے؟

(۶) کیا باپ کے سلوک سے تم خوش ہو۔ خاصکر جب وہ تنبیہ کرتا ہے؟

(۷) کیا جیسا چاہئے تم باپ کی تعظیم و تابعداری کرتے ہو۔ اس سے لپٹے رہتے ہو؟ اس کو پیار کرتے ہو؟ اُس کی مرضی دریافت کرتے۔ اور اُس کی مرضی پر چلنے کی کوشش کرتے ہو؟ کیا سب باتوں میں اس کی شکر گزاری کرتے ہو؟ خصوصاً جب خدا کا ہاتھ بھاری معلوم ہوتا ہو؟

(۸) کیا تم انسان کو اپنے باپ کے فرزند جانتے ہو؟ نہ فقط اہل ایمان کو بلکہ کل آدمزادوں کو؟ وہ جو مسیح سے دور ہیں اور ہلاک ہوئے جا رہے ہیں کیا تم سچ مچ اُن کو بھائی سمجھتے ہو؟ اگر تم سب بات کو یقین جانتے ہو؟ تو کیا تم نے کبھی اپنے سے سوال کیا کہ کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں؟ کیا تم اپنے کو اپنے بھائی کا قرضدار جانتے ہو؟ کیا تم اپنے بھائی کے لئے جان تک دینا فرض سمجھتے ہو؟ کیا تمہاری خدمت کا اصول یہی ہے۔

الراقم پادری بی بی رائے از سہارنپور

ضرورت

وسلیین مشن ہائی سکول لکھنؤ کے لئے مندرجہ ذیل شخصوں کی ضرورت ہے۔ اول ٹرینڈ گریجوایٹ سیکنڈ ماسٹر تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار دوم ایک عیسائی گریجوایٹ فورتھ اسسٹنٹ ماسٹر تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار سوم ایک عیسائی کلرک جو کہ حساب میں اچھی مہارت رکھتا ہو تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار

سائلوں کو اپنی اپنی سندات معہ اسناد ہیڈ ماسٹر کے نام پتہ مذکورہ بالا پر یکم جولائی سے پہلے بھیج دینی چاہئیں۔

مہد الاسلام

(C. G. Mylrea in the Moslem World.)

مہد الاسلام اُردو زبان کی ایک کتاب ہے جو لاہور کے پیسہ اخبار کے مطبع سے شائع ہوئی ہے۔ اس مطبع سے شمالی ہند کے اُردو اخبارات میں سے ایک نہایت مشہور اخبار نکلتا ہے۔ یہ ڈاکٹر زویمر (Zwemer) صاحب کی کتاب (Arabia the Cradle of Islam) کا ترجمہ ہے۔ حالانکہ نہ تو صاحب موصوف کی اور نہ شائع کنندگان کی اجازت اس کتاب کے ترجمہ کرنے اور چھپوانے کے لئے مانگی گئی ہے۔

ابتدا ہی میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ محض علمی چوری ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب کے اکثر ضروری مضمون کا غلط اقتباس کیا گیا ہے۔ یہ سمجھنا آسان ہے کہ ڈاکٹر زویمر (Zwemer) کے اعتراض جو انہوں نے اسلام کے بانی اور اُس کی تعلیم کے بارے میں کئے ہیں محمدی ناظرین کو ناگوار گذریں گے۔ لیکن اگر ایسا کرنے کا ارادہ ہوتا تو یہ صرف مختصراً کہا جا سکتا کہ یہ مقامات مومنوں کو ناگوار گذریں گے۔ لیکن بغیر کسی اشارہ کے ایسے اسلامی خیالات کو یوں درج کرنا کہ گویا وہ مصنف کے خیالات ہی ہیں۔ نہایت نادرست معلوم ہوتا ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ اب تک ہند ہی میں بھی جہاں آزاد خیالی اور روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اسلام مناسب اور معقول اعتراضوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مترجم صاحب نے (اور وہ غالباً پیسہ اخبار کے اڈیٹر ہیں) کتاب کے لقب کو پسند کیا اور سوچا کہ اسلام کے عوام اس کو بھی پسند کریں گے۔ چنانچہ بے حیائی کے ساتھ اس کو اسلام کے پھیلانے کے لئے استعمال کیا۔ اپنے ناظرین کو

باحیثیت مصنف کلام کیا ہے۔ لیکن ترجمہ ایسا کیا ہے کہ کوئی مقام یا باب جس میں محمد صاحب یا ان کے مذہب پر عیب لگایا گیا ہے۔ یا تو چھوڑ دیا ہے یا اُس کو یہاں تک تبدیل کیا ہے کہ عیب کے بجائے وہ تعریف کا مورد بنایا گیا ہے۔ یہ حال خصوصاً تیسرے چوتھے سترہویں اٹھارویں وانیسویں بابوں میں پایا جاتا ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ اصلی کتاب سے کچھ مشابہت نہیں رکھتا۔ اور پچھلے سات باب اس قدر مختصر بنائے گئے ہیں کہ اس میں سے ایک ہی صفحہ رہ گیا ہے۔ کسی دلیل کے جواب میں دلیل پیش نہیں کیجاتی۔ عیوب کے جواب میں فقط نفی میں جواب دینا کافی خیال کیا گیا ہے۔ اور نکتہ چینی کے جواب میں دشنام دہی کی جاتی ہے۔ ناگوار امور یا تو فروگذاشت کئے گئے ہیں۔ یا ان سے انکار کر دیا گیا ہے۔ اسلام اور اس کا مبنی بے الزام تصور کئے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک اعتراض کا سبب یا تو جہالت یا بے جا تعصب بتایا جاتا ہے۔ ترجمہ بھی بالکل ناکارہ اور پھیکا ہے۔ اس کا سبب یا تو انگریزی محاورات سے ناواقفیت یا محض لاپرواہی ہے۔ جو کچھ ہو ترجمہ بہ لحاظ علم کے بے قدر ہے۔

اے۔ ایچ۔ ای۔

انتقام لینا

انتقام لینے کے بارے میں مسیح کی تعلیم پر یعنی (کہ تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے) بہت کچھ جرح کیجاتی ہے۔ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت کی تعلیم بامحل اور موزوں بتائی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل مہذب قومیں کاربند نظر آتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں تعلیمیں کتب مقدس میں پائی جاتی ہیں۔ قرآن کی تعلیم جو مسیح کے قریب چھ سو برس بعد میں تصنیف ہوا۔ وہ حضرت موسےٰ کی تعلیم کی خوشہ چین ہے۔ وہ تعلیم کچھ اس پر اضافہ نہیں کرتی اور نہ کر سکتی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس تعلیم کی ضرورت کس موقعہ پر پڑی۔ ظاہر ہے کہ انسان جب بے گناہی کے پایہ سے گر گیا۔ اور گناہ کا تخم اس کے دل میں گھر کر گیا۔ تب سے اس ہدایت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تا کہ انسان کو بے جا حرکات اور وحشیانہ جذبات سے روکنے کیلئے نمونہ ہدایت کے طور پر اُس کے سامنے رکھی جاوے۔ انسانی تواریخ سے ظاہر ہے کہ قیام زندگی کے لئے انسان سے ایسی حرکات ظہور پذیر ہوئی ہیں کہ اُس نے اس تعلیم کو بالائے طاق رکھ کر حیوان کی سی خصائل پیدا کرلیں جس پر زبردست سرافراز اور زیردست پامال ہوئے اسی طرح سے سینکڑوں انسان کیا سینکڑوں نسلیں معدوم ہوئیں۔ اور وحشیانہ عادات فروغ پاتے پاتے ایک زبردست قوم (بمصداق ہر فرعون را موسےٰ درپیش است) دوسری زیادہ زبردست قوم کی طعمہ اجل ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جب تک تخم گناہ انسان میں پایا جاتا ہے تب تک آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت کی تعلیم مدنظر رکھی جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ بھی سچ ہے کہ ایک وہ دن بھی آتا جاتا ہے کہ انسان نہ صرف صحیح الدماغ بنتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اُس کی معجز نما ایجادوں نے چار دانگ عالم میں اپنا سکہ جما رکھا ہے۔ بلکہ ایسا محب اور پاکیزہ اور حلیم الطبع اور صلحکن بنتا جاتا ہے۔ کہ بیت الحزن کو سلامتی کا گھر بنانا جاتا ہے تو آتے دن یہ موجودہ کشمکش کا سلسلہ بقول شخصے ؎

کچھ ہم کھنچے کچھ تم کھنچے اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا

جاتا رہیگا اور انسان امن اور صلح اور سلامتی پر کاربند ہوگا۔ تب وہ نہ صرف واجبی انتقام لینے سے درگذر کریگا۔ بلکہ عفو کرنے پر آمادہ ہوگا۔ کیونکہ روشنی کے زمانہ کا اثر یکطرفہ نہ رہیگا۔ عفو کرنے والا ویسا ہی اپنے عمل سے متاثر ہوگا جیسے وہ شخص جس پر عفو کیا گیا۔ تب دونوں آپس میں بغلگیر ہوکر ایک دوسرے کے خیرخواہ بنینگے۔ زیردست پامال نہ ہونگے۔ بلکہ اس تعلیم کے مطابق اُٹھائے جائینگے لیکن ایسا شخص جو ایسی روشنی کے زمانے میں ایک پیش کردہ گال پر طمانچہ مار کر دوسری گال کے پھیرنے کا موقعہ نہ دے۔ ایسے شخص کو مخبوط الحواس کہا جا کر اس سے چھلکا لینا ضروری پڑیگا۔ تا کہ وہ خلق اللہ کے امن میں مخل نہ ہو۔

راقم پادری ایچ گولک ناتھ۔

"اِنّی لھم اُمّت"

؎
مے تواں از دوجہاں وز دل وجاں برگشتن
مگر از عہد وفائے تو نہ تواں برگشت

دین مسیحی کی صداقت کا اعتراف نہ فقط عیسائی کرتے ہیں۔ بلکہ اکثر بزرگان اہل اسلام بھی اس کے معترف ہیں۔ جملہ علمائے متقدمین اسلام کے خیالات کا اظہار اس مضمون میں نہیں ہو سکتا۔ مشتے نمونہ از خروارے حضرت مولینا روم کے خیالات پاک کا اقتباس کرتا ہوں۔ یہ بزرگ جملہ بزرگان اسلام کے سرگروہ مانے گئے ہیں۔ اور اُن کی رائے کے صائب ہونے سے کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔ مولینا روم مثنوی میں ایک بادشاہ یہود کی حکایت تحریر فرماتے ہیں جس نے کہ دین عیسےٰ کو نابود کرنے کا قصد خام کیا تھا۔ اس ظالم نے

ہیلوئے آتش میں ایک بت نصب کیا اور اعلان دیا کہ جو شخص اس کو سجدہ نہ کریگا اسی آگ میں جلایا جاویگا۔ آگ سخت شعلہ زن تھی۔ ایک عیسائی زن پارسا بمع اس کے بچے کے لائی گئی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اے عورت اس بت کو سجدہ کر ورنہ توبالفعل جلادی جاویگی۔ مولینا فرماتے ہیں ؎

بود آں زن پاک دین و موقنہ[1]
سجدہ آں بُت نہ کرد آں موقنہ

یعنی وہ عورت پاک دین اور موقنہ تھی بت کے آگے سر نہ جھکایا۔ مسیحیوں کو پاک دین اور مومن کہا گیا ہے۔ مسلمانوں! کیا یہ سچ ہے؟ اگر نہیں تو صاف کیوں نہیں کہتے کہ مولینا لغو کہتے ہیں ؎

طفل از و بستد در آتش درفگند
زن بترسید و دل از ایماں بکند

شاہ نے عورت سے لڑکا غصب کرکے آگ میں ڈالدیا یہ دیکھکر عورت ڈر گئی اور ؎

خواست تا او سجدہ آرد پیش بت۔
بانگ زد آں طفل اِنّی لم اَمُت[2]۔

عورت نے چاہا کہ بت کو سجدہ کرے۔ لیکن لڑکے نے آواز دی کہ میں نہیں مرا ہوں ؎

اندر آ مادر کہ من اینجا خوشم
گرچہ در صورت میان آتشم۔

اے اماں جان اندر آجا کہ میں اسجگہ راضی ہوں گو ظاہر تجھ کو آگ میں دکھائی دیتا ہوں ؎

اندر آ مادر بہ بیں برہان حق
تا بہ بینی عشرت خاصان حق۔

اے ماں اندر آجا اور خدا کی ہستی کی دلیل ملاحظہ کرتا کہ تو دیکھے کہ خاصان حق کس عیش میں بسر کرتے ہیں۔ جب میں تیرے پیٹ سے پیدا ہوا ایسے ایک زندان تنگ سے رہائی پاکر دنیا میں گلہائے قسموں کی سیر کی لیکن اب دنیا مجھ کو زندان ہے۔ کیونکہ اس آگ میں مجھ کو وہ دائمی مسرت حاصل ہے جو وہاں میسر نہ تھی۔

اللہ اللہ۔ خداوند مسیح کا عشق بھی کیا نعمت عظمیٰ ہے جو گلخن آتش کو گلشن فردوس بنادیتا ہے۔ چنانچہ وہ فنا فی العشق سچ کہتا ہے ؎

اندر ایں آتش بدیدم عالمے
ذرہ ذرہ اندرو عیسےٰ دمے۔

اندر آ مادر بحق مادری
بیں کہ ایں آتش ندارد آذری

دیکھ کہ اس آگ میں مطلق تپش نہیں ہے ؎

اندر آ مادر کہ اقبال آمدست
اندر آ مادر مدہ دولت زدست۔

قدرت آں سگ بدیدی اندر آ
تا بہ بینی قدرت فضل خدا

اندر آ و دیگراں را ہم بخواں
کاندر آتش شاہ بنہادست خواں

اندر آئید اے ہمہ مست و خراب
اندر آئید اے ہمہ عین متاب۔

اے ماں تو نے دیکھ لیا کہ اس سگ منش بادشاہ کی قدرت کہاں تک ہے۔ اب اندر آکے خدا کے فضل کی قدرت بھی ملاحظہ کر اور تمام مومنوں کو اپنے ساتھ لے آ۔

یہ سنکر تمام عاشقان مسیح پروانہ وار آگ میں کود پڑے اور کہا ؎

کرو کوئی یوں گھر میں تیرے وہم سے نہ ہوگا
جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہ ہوگا

کیا تسلی کا مقام ہے کہ انصاف پسند بزرگان اسلام بھی ہم کو خاصان خدا کا خطاب دیتے ہیں۔ گو آجکل کے متعصب مسلمان اور کٹ مُلّا مسیحیت کی بیجا توہین میں ہمہ تن مصروف ہیں اور عیسائیوں کو وہ بے نقط سناتے ہیں کہ الاماں لیکن اُن کی رائے مولینا کی رائے پر ہرگز فائق نہیں ہوسکتی۔ کجا ان کے کلمات فاسق کجا مولینا کے خیال صادق۔ ع

ببیں تفاوتِ رہ کجاست تا بہ کجا

وہ مولینا روم جن جمیع المسلمین شیخ الاولیاء مانتے ہیں وہ مولینا روم جنکو شرف العارفین فخر الاصفیاء جانتے ہیں وہ مولینا روم جن کی مثنوی کے ابیات علمائے اسلام اپنی مواعظ میں بطور سند پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ مولینا روم جن کی نسبت مولوی جامی لکھتے ہیں ؎

من چگویم وصفِ آں عالی جناب
نیست پیغمبر ولے دارد کتاب۔

اور مثنوی کی بابت لکھا ہے۔ ع

ہست قرآں در زبانِ پہلوی

وہ مولینا روم جن کی متابعت سے کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔ عیسائیوں کو خاصانِ حق کا لقب دیں اور ملا لوگ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل مخالفت پکڑ کر بیٹھیں۔ ایں چہ بوالعجبی ست۔

اے مسلمانوں! بقول مولینا موصوف عیسائی لوگ خاصان حق ہیں مخالفت۔ بدزبانی تضحیک۔ طعن و تشنیع سے باز آؤ ؎

کس سے سیکھا ہے میری جان یہ گالی دینا
چھوڑ دے میں تیرے قربان یہ گالی دینا

دراصل خاصان خدا پر سختیاں کرنا اہل دنیا کا خاصہ ہے۔ کیونکہ دنیا و دین آپس میں متضاد و متباین ہیں اور یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ اجتماع ضدّین ناممکن ہے دنیاداروں کی عادت جبلی ہے کہ وہ خدا کے

نوٹ [1] موقنہ یعنی صاحب یقین۔
[2] "اِنّی لم اَمُت" عربی زبان کا فقرہ ہے۔ اس کے معنے ہیں میں نہیں مُوا۔

برگزیدوں کو تنگ کرتے ہیں۔ ضعیف القلب انسان ان آفات سے ڈر کر رشتۂ ایمان کو بہ استقلال سے چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ نہیں جانتا کہ ؎

عشق میں زندہ جاوید ہیں مرنے والے

لیکن ایک اہل دل راسخ الایمان مسیحی ان مشکلات سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ وہ دنیا کو فانی سمجھکر بڑی جوانمردی سے تمام مصائب کا مقابلہ کرتا ہے۔ ابلیس اس کو بہت سے ڈراتا ہے پر خداوند مسیح کی رحمت اور روح القدس کی معاونت اس کو تمام بلیات سے مامون و مصئون رکھتی ہے۔ اور وہ مارے خوشی کے انّی لم امت پکارتا ہے یعنی میں نہیں مرا میں زندہ ہوں۔ ذات واحد کی رحمت اس کو یوسف صفت خدعات اخوان سے بچاتی ہے بسان یونس دہان ماہی سے نکال لاتی ہے۔ وہ جسمانی موت سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اُس کی روح پاک کو انّی لم امت کا دعوے ہے۔ اس کا تمام خوف شوق شہادت سے مبدل ہو جاتا ہے۔ وہ فرط سرور میں آکر کہتا ہے ؎

عشرت قتل گہ اہل تمنا مت پوچھ
عید نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا

اے برادران دین عشق مسیحا میں ایسے ثابت قدم رہو کہ آفات وغیرہ کا خوف بالکل نہ رہے۔ خدائے ذوالجلال سے دعا مانگو کہ وہ ہم کو نیک چلنی۔ حلم۔ بردباری۔ وفا۔ استقامت اور جملہ نیکیوں کی توفیق عطا کرے۔ آمین

؎

اسے نفضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو اس سے مایوس اُمیدوار۔

حقیر نصیر الدین خاں۔ نصیر
از مقام سیدگی ضلع بنوں

اطلاع برائے مشنری صاحبان

واضح ہو کہ اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء میں ایک شخص بنام مَتَن گر ساکن جوہڑ کا ضلع حصار کے پادری یوحنا خاں صاحب پاسٹر کلیسیا لودیانہ کے ہاتھ سے بپتسمہ پانے کی خبر درج ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ شخص نمبردار اور ذیلدار ہے۔ اور پچیس ہزار روپیہ سالیانہ آمدنی کی جائیداد کا مالک ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ شخص حقیقتاً وہ شخص نہیں بلکہ وہ ہو گئے ابھی اور نہ وہ جوہڑ کا ضلع حصار کا نمبردار اور نہ ذیلدار ہے دغابازی سے اپنا اصلی نام چھپا کر پادری صاحب موصوف سے بپتسمہ ۲ اپریل کو ایڈیٹر صاحب کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ وہ اس کو اپنی سند ٹھہرا کر دغابازی سے مشنری صاحبان سے روپیہ لیتا پھرتا ہے۔ موضع جوہڑ کا مذکور کا ذیلدار کشن گر ہے۔ اور موہن گر مسمی کرشن گر ذیلدار مذکور کا بھائی ہے کہ جنہوں نے کبھی بپتسمہ نہیں پایا۔ چنانچہ کشن گر مذکور نے اپنا اشتباہ بیان کر کے کہا۔ یہ دغاباز شخص اغلباً رتی رام ولد پورن ذات جٹ ساکن سکھ ودوری تھانہ سرسہ ضلع حصار کا ہوگا لیکن یہ شخص اپنا نام بدل کر فریب دیتا ہے۔ اور حلیہ اُس کا یہ ہے۔ سفید رنگ کچھ کچھ کانوں سے بہرا اور اونچا سنتا ہے۔ اور اوپر کے دو دانت سامنے کے بیچ سے اندر کو تھوڑے جھکے ہوئے۔ درمیانہ قد قریباً پانچ فٹ بدن میں پتلا۔ ریش بروت سیاہ عمر قریباً پچیس سال۔ اس نے لاہور اور گجرات میں دغابازی کی ہے۔ اور دونوں جگہوں کی پولیس اُس کی تلاش کر رہی ہے۔ لہذا اشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کسی مشنری صاحب کے پاس مسیحی خواہ متلاشی ہو کر جائے تو اُسے فوراً پولیس کے حوالے کیا جائے اور اُس کے فریب سے بچنا چاہئیے۔ فقط الرقوم یکم جون ۱۹۱۲ء

المشتھر۔ پادری ٹامس باول پاسٹر از لاہور۔

ہم کو بڑا افسوس ہے کہ لاعلمی سے ایسی تحریر ہم سے شائع ہو گئی۔ پر اب واقعات کے کھلنے سے صاف معلوم ہو گیا کہ وہ ۔ دغاباز شخص تھا۔ چنانچہ جناب پادری اے۔ بی۔ گولڈ صاحب بھی اُس کی دغابازی اور فریب کی تصدیق فرماتے ہیں۔ چاہئے کہ فوراً ایسے دغاباز اور جعلساز آدمی کا پتہ پولیس کو دیا جاوے۔ تاکہ وہ اپنے ایسے لغو کاموں کا بدلہ پاوے۔

ایڈیٹر

ضرورت

دو مناٹروں کی اور ایک ہوس ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی

۲۵ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے جن کے والدین فیس کم دیسکتے ہیں۔ آرفینج میں جگہ خالی ہے۔ تعلیم مڈل تک دیجاویگی۔ انتظام خاطر خواہ ہے۔ درخواست بنام سپرنٹنڈنٹ آر۔ پی مشن۔ رڑکی کی جاوے۔

ضرورت

چرچ آف سکاٹلینڈ مشن اسکول کیلئے (انیگلو ورنیکولر پرائمری سکول) ایک جے اے وی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ للعہ۵ روپیہ ماہوار ہندو کو ترجیح دیجائے گی۔

درخواستیں معہ اسناد پادری جے۔ اے الگزنڈر صاحب جموں آنی چاہئیں۔

جیتی جاگتی منادی کا افتتاح

ایں اس کا مطلب۔

سنئے میں نے بصد محنت و مشقت ایک کرسچین ڈرامٹک کلب شہر لکھنؤ میں قائم کیا ہے۔ جس کا یہ منشا ہے کہ بائیبل مقدس کے قصوں اور تمثیلوں کا ڈراما بنا کر عوام کو دکھائے۔ اور مسیحی مذہب کی تعلیم اس دلچسپ ذریعہ سے ہر شخص کے ورد زبان ہو جائے۔ یہ ہی ایسا پرلطف طریقہ ہے۔ جس کی وجہ سے متعصب سے متعصب شخص بے تامل ہماری مذہبی تعلیم سے آگاہ ہو کر خدا کی بادشاہت کا وارث ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس ملک کے پرانے باشندے خصوصاً اور ہر ایک طبیعت عموماً اس ڈھنگ کی عادی ہے۔ جس کی ایک زندہ مثال کالجوں یا ہائی اسکولوں میں ایجکیشن یا ڈراموں کا ہونا یا پرانے زمانے کا خاکہ رام لیلا موجود ہے۔ مقدس جماعت یعنی پادری صاحبان بھی میجک لینٹرن کے ذریعہ منادی کرنا اچھا تصور فرماتے ہیں۔ اس ضرورت کو اکثر مسیحی محسوس کرتے ہیں۔ مگر حقیر نے اپنے نجات دینے والے جناب مسیح کا مبارک نام لیکر اس کا بنیادی پتھر رکھ ہی دیا۔ اب اس پر عمارت بنانا یعنے سین سینری کا بہم پہونچانا کل مسیحیوں کا فرض ہے۔ بے استطاعت شخص میں سوائے تصنیف و تالیف کے اور کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ

بے زری کردمن آنچہ نقادوں زرکرد

ایک ڈراما میں نے تصنیف کیا ہے۔ اور باقی زیر تصنیف ہیں۔ تیار شدہ ڈراما یکی محبت یعنے مصرف بیٹے کی تمثیل کا جیتا جاگتا نقشہ بدیہ ناظرین ہو کر خلعت مقبولیت حاصل کر چکا۔ ۱۲ فروری کو پہلی مرتبہ اور ۳ اپریل کو دوبارہ وسلین مشن کمپونڈ لال گرجا میں قند ہاری بازار نکلسن روڈ پر جس میں چار پانچسو مسیحی اور غیر قوم موجود تھے ہو چکا۔ اگر زندگی نے وفا کی اور مسیحی جماعت نے قدر افزائی فرمائی تو اور ڈرامے بھی مثلاً یوسف کا ڈرامہ۔ یعنے مرقع یوسف۔ شہید راہ خدا۔ یعنے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی شہادت صبر کا سچا فوٹو۔ یعنے ایوب کا تو اریخی حال عوام کو دکھایا جائیگا۔ لیکن گرمیوں کی تعطیل کے بعد یا دسہرہ میٹنگ کے ایام میں یقیناً برائیک سرکٹ ہماری مدد کرینگے۔ اس ڈرامے کے خرچ کے لئے جن حضرات نے ہماری مدد کی اور اس طریقہ کو جائز سمجھا۔ ان کے نام نامی یہ ہیں جنہیں ہم از حد شکر گزاری کے ساتھ تحریر کرتے ہیں۔ ریورنڈ جے رنیم صاحب۔ ریورنڈ ڈبلیو میمن صاحب ایم۔ اے پادری ہگیگ صاحب ہندوستانی پاسٹر وسلین مشن لکھنؤ۔ پادری جیمبر صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر۔ پادری گنگا ناتھ صاحب۔ مسٹر ٹامس بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ۔ ڈاکٹر ولیم صاحب۔ مسٹر ان کے کرجی۔ بی اے مسٹر جان ہنری کرے۔ مسٹر ڈویٹ بی۔ اے ہیڈ ماسٹر وسلین مشن لکھنؤ صدر بازار۔ مسٹر جری وانی ایل مسٹر نبت ہیڈ کلرک ڈپٹی کمشنر آفس لکھنؤ۔ مسٹر ای سویل سکرٹری کلب۔ مسٹر سوتن فوٹو گرافر امین آباد پارک لکھنؤ۔ مسٹر راجہ نواب علی خاں صاحب تعلقہ دار گرپورہ ضلع سیتاپور۔ مس رابن سن۔ مس اوڈ رائیڈ صاحبہ مس رنچ صاحبہ مس لیڈ صاحبہ مس واس صاحبہ مس ونسنٹ صاحبہ (غیر قوم والے) فقیرے ٹھیکیدار رام لال حلوائی دوکاندار امین آباد لکھنؤ۔ حافظ انعام اللہ صاحب دوکاندار امین لکھنؤ۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ بیرونجات سے مسیحی جماعت کہاں تک ہماری دستگیری کرتی ہے۔

اس ڈرامے کے دکھاتے وقت ہم کو مستعد چیزوں سے مانگ مانگ کر کام لینا پڑا۔ اور کرائے سے از حد زیر باری ہوئی لیکن ہمیشہ مانگے تانگے کا کام نہیں چل سکتا۔

چونکہ افلاس یا غریبی اکثر اوقات بدظنی کا باعث ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے ہم نے مسٹر سویل صاحب کو جو ایک معزز اور معتبر شخص ہیں کلب کا سکرٹری مقرر کیا ہے تاکہ کوئی ہم سے بدظن نہ ہو۔

جو صاحب مسیح کے نام سے کلب کی معاونت کرنا چاہیں۔ وہ اس پتہ سے اپنی بلند ہمتی دکھا سکتے ہیں لکھنؤ گھسیاری منڈی مسٹر ای سویل اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے جو صاحب ہماری مدد کرینگے ہم بذریعہ نور افشاں اور کوکب ہند کے پبلک کے روبرو ان کے شکر گزار ہونگے۔ اس کام کے لئے ہمیں غریب مسیحی لاشوں کو کفن بکس بے قیمت دیا کرینگے کیونکہ آٹھ یا چھ روپیہ ماہوار پانے والوں کو مبلغ بارہ[12] روپیہ دینا از حد گراں گزرتا ہے۔ خدا اُن کی پاک کمائی میں برکت دے جو اس نیک کام میں ہماری مدد کریں بطفیل خداوند مسیح آمین۔

عریضہ ادب

منشی سید نواب علے صولت لکھنوی المعروف بہ جوزف وانی ایل۔ بانی کلب مناد وسلین مشن لکھنؤ

غور و حل مطلوبہ جواب

ناظرین آج ہماری نگاہ اتفاقاً آپ کے اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء کے نویں صفحہ پر مسٹر گل کے غور و حل طلب سوال پر پڑی۔

صاحب موصوف نے ذیل کا سوال پیش کیا کہ آدم کی پیدائش کے وقت جو نیکی اور پاکیزگی محبت اور دانائی کا پورا مادہ اس میں رکھا گیا تھا۔ بعد گناہ کرنے کے صفات مذکورہ آیا جس چشمہ سے نکلیں۔

اور ڈالی گئی تھیں اسی میں واپس گئیں یا شیطان نے اُن کو چھین لیا؟ یعنی اُن کا اخراج کس کی طرف کو مانا جاوے"۔ لہذا ہم اس کا جواب ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اور یقین کامل ہے کہ ناظرین اس سے فیضیاب ہونگے۔

جواب۔ اول یاد رہے کہ صفات اپنے موصوف کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اگر صفات ضایع ہو جائیں تو موصوف بھی قائم نہ رہیگا۔ یعنی صفات کے ضایع ہونے پر موصوف کا نیست ہونا موقوف ہے (مثال کافور) پس اسی قاعدہ سے اگر آدم کے جملہ نیک اوصاف جاتے رہتے تو آدم کا مٹ جانا بھی ضروری تھا لیکن ایسا نہ ہوا پس معلوم ہوا کہ اس کے اوصاف نہ تو خدا میں چلے گئے اور نہ شیطان نے نکال لے بلکہ شیطان کی صلاح کے ساتھ کچھ دب گئے ہیں۔ یہ ہیں موجود (۱) اگر جملہ نیک اوصاف آدمی سے نکل گئے تو اب جو کچھ بھی عمدہ باتیں انسانوں میں پائی جاتی ہیں کہاں سے آئیں؟ (۲) یہانتک کہ شریر اور بُرے لوگوں میں بھی وقت اور موقعہ کے مناسب عمدہ باتیں ظہور میں آتی ہیں اگر یہ نکل گئی تھیں تو کہاں سے آئیں؟ سوم اگر آدمی کے عمدہ اوصاف خارج ہو گئے تھے تو مسیح خداوند کا دنیا میں آنا کس غرض سے ہوا؟ (۱) اگر آپ کہیں کہ مسیح انسان میں ان اوصاف کو پھر سے ڈالدیتا ہے جو نکل گئے تھے تو ہمارا مدعی دعویٰ قائم رہتا ہے کہ اگر صفات نکل گئی تھیں تو موصوف بھی قایم نہ رہتا لیکن ایسا ظہور میں نہیں آیا (۲) اور موصوف بھی مٹ جاتا تو صفات کس میں قایم کیجا سکتی تھیں۔ سوم مسیح خداوند اس غرض سے نہیں آیا کہ آدم میں سے نکلے ہوئے اوصاف کو پھر قایم کرے نہیں نہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے خون کے ذریعہ سے (۱) آدم کے سوکھے ہوئے درخت کو سینچتا ہے تاکہ وہ شجر جو مرجھا گیا تھا پھر سرسبز ہو (۲) اور روح القدس کے ذریعہ اس شجر میں ثمر ظاہر ہونے لگیں۔ حاصل کلام آدم کے صفات نہ تو خدا نے چھین لے اور نہ شیطان نے بلکہ وہ گناہ کے سبب دب گئے ہیں جو مسیح کا خون چھڑک دینے سے ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ زیادہ حد آداب۔ آپکا خادم۔ ایم۔ ال ہیرس پاسٹر میتھوڈسٹ مشن گوجرہ

شعر و سخن

غزل

تھا شفیع عاصیاں عیسیٰ مجھے معلوم تھا
چشمہ فیض خدا اور پردۂ اقنوم تھا

کیا کھلا کیونکر کھلا سر بستہ راز خدا
عرش پر موجود ہونا ممکن المفہوم تھا

ضبط لازم تھا تجھے کرنا ہوائے نفس پر
ورنہ جنت کی تمنا امر اک موہوم تھا

گو کئے لاکھوں گنہ اور جرم بیحد حساب
اور سزائے آتش دوزخ سے میں مغموم تھا

یہ صدا کانوں میں میرے جب آئی کہ پھر بھی
فضل میرا ضعف تیرا لازم و ملزوم تھا

دیکھ لے اے نامہ بر آنکھوں سے تو تثلیث کو
کس طرح ثبت آج جب نام ثمر مرقوم تھا

غیر کا دعویٰ غلط ہے نقطہ پرکار سے
تین خط باہم برابر تھے جبھی اقنوم تھا

لندن میں پندرہ ہزار درزیوں نے اس وجہ سے سٹرائیک کی ہے کہ ان کی اجرتوں میں اضافہ ہو جائے سٹرائیک بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اور ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں پھیل گئی ہے۔ آج کل لندن میں سلے سلائے پارچہ فروشوں کی دوکانیں بالکل سنسان پڑی ہیں۔

انتخاب الاخبار

اہل انگلستان میں دان کی عظمت

کہا جاتا ہے کہ ہندو قوم ایک فیاض اور دانی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہندو قوم لاکھوں اور کروڑوں روپیہ ہر سال ست راوہ شادیوں اور دیگر رسومات پر خرچ کرتی ہے لیکن ہندو قوم کے سینکڑوں مفید انسٹی ٹیوشن اور تحریکیں روپیہ کے لئے ترس رہی ہیں۔ دھنا دیہ ہندو اپنی اولاد کی شادیوں اور ناچ پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دیں۔ لیکن قومی تحریکوں اور تعلیمی انسٹی ٹیوشن کے کیا مجال کہ وہ کانی کوڑی بھی خرچ کریں۔

امریکہ کی فیاضی تو مشہور ہی ہے۔ اور فیاضی میں کارنیگی اور راک فلر کے نام شہرۂ آفاق ہو گئے ہیں لیکن اہل انگلستان بھی اپنی فیاضی طبع میں کسی سے کم نہیں ہیں وہ جب کسی مفید تحریک کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں تو فوراً اس کے لئے کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہندو یونیورسٹی کی طرح اس کو عملی شکل میں لانے کے لئے کئی سال درکار نہیں ہوتے بلکہ چند روز۔ اور چند ماہ میں ان کی سکیم عملی شکل میں نمایاں بھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر گزری لنڈن کی Y. M. C. A. کو اپنی عمارت کیلئے ایک لاکھ پونڈ کی ضرورت پیش ہوئی۔ اس ایسوسی ایشن کے چند نوجوان ممبروں نے اس رقم کو بارہ دن میں جمع کرنے کی ذمہ داری اپنے سر پر لی اس قلیل عرصہ میں اگرچہ وہ تمام رقم پورا نہیں کر سکے تاہم بارہ روز میں انہوں نے ۷۰ ہزار پونڈ یعنے قریباً دس لاکھ روپیہ کے جمع کر لیا ہم ہندوستانیوں

کے لئے دس لاکھ روپیہ ۱۲ دن میں جمع کر لینا ایک عجوبہ بات نہیں ہے ہم جو کہ ۲۰ سال کی لگاتار محنت اور گداگری کے باوجود ڈی۔ اے وی کالج کے دس لاکھ روپیہ جمع نہیں کر سکے۔

ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں ایسے بچے ہوتے ہیں جنکی عمریں ایک اور دو سال کے درمیان ہیں۔ ہزاروں بچے ایسے ہوتے ہیں کہ بغیر زندگی کے دنیا میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اُن کی بابت یہی نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے دنیا میں آنکھ کھولی۔ لیکن ہمارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور خیال تک پیدا نہیں ہوتا کہ ہم اس کا کوئی علاج ڈھونڈیں۔ لیکن انگلستان میں ایک یونیورسٹی کو بچوں کی اموات کی کثرت کا خیال پیدا ہوا ہے اور وہ اپنے کالج کے ساتھ عورتوں کو حفظ صحت اور خانگی سائنس کی تعلیم دینے کے لئے خاص جماعتیں کھولتی ہے۔ چنانچہ کنگ کالج لنڈن نے عورتوں کے لئے ایسی جماعتیں کھولنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ۲۰ ہزار پونڈ بورڈنگ ہاؤس کے لئے ۲۰ ہزار عمارات اور لیبارٹریوں کے واسطے اور ۶۰ ہزار پونڈ پروفیسروں وغیرہ کے واسطے۔ چنانچہ ۲۰ مئی ۱۹۱۱ء کو ایک فنڈ کھولا گیا اور چند سال کے عرصہ میں ایک لاکھ پونڈ جمع ہو گیا جس کی تفصیل یہ ہے۔

گپت دان (۱)	۲۰ ہزار پونڈ
گپت دان (۲)	۲۰ ہزار پونڈ
مزدوری	۲۰ ہزار پونڈ
گپت دان	۵ ہزار پونڈ
انگلس سے	۴۰ ہزار پونڈ

ہوسٹل کا نام "ملکہ میری ہوسٹل" رکھا گیا ہے جسکی عمارت پر ۴ ہزار پونڈ خرچ ہوگا۔ کیونکہ ملکہ میری نے اس تجویز میں بہت دلچسپی لی تھی۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو کہ ساڑھے ہی چار لاکھ روپیہ گپت دان دینے کو خواب و خیال میں بھی لا سکتے ہیں؟۔ (آریہ گزٹ)

ریاست پونچھ میں ستی کا ایک دردناک واقعہ۔

ایک نامہ نگار پونچھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ریاست پونچھ کے اعلیٰ خاندان کی عورت سردار مان سنگھ کی پتنی ستی ہو گئی۔ سردار مان سنگھ جو کہ ریاست کے ایک اعلیٰ خاندان میں سے تھے چند ماہ سے بیمار تھے پتی پتنی کی آپس میں بڑی محبت تھی۔ استری نے ۷ روز پہلے پران تیاگنے سے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ آخری رات میں سردار صاحب نے اُس کو بلا کر کہا کہ میں راضی خوشی ہوں تم کھانا کھاؤ۔ استری نے جواب میں کہا جب تک آپ نہ کھاویں گے میرے لئے کھانا حرام ہے ۲۸ اپریل ۱۹۱۲ء کو صبح کے تین بجے سردار صاحب کی زندگی کی کچھ امید نہ رہی۔ پتی برتا دیوی نے اپنے کچھ زیور اور نقدی ان پر دان کر دی۔ اور خود ان کے چرنوں میں کھڑی ہو گئی ۴ بجے صبح سردار صاحب نے پران تیاگ دیئے۔ یہ واقعہ دیکھ کر سخت پیٹی اور روئی اور زمین پر گر گئی اور بے ہوش ہو گئی۔ بہتیرا علاج کیا گیا مگر بے سود۔ چند گھنٹہ بعد وہ بھی پرلوک سدھار گئی۔ سردار صاحب تین نابالغ لڑکیاں پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ سردار مان سنگھ کی استری نے اپنے آخری لمحوں میں اپنی لڑکیوں کو ایشور کے حوالے کرتے ہوئے ایشور سے پرارتھنا کی تھی کہ وہ اسے اپنے سوامی کے چرنوں میں پہنچاوے (آریہ گزٹ)

نور افشاں:- یہ بھی خودکشی میں داخل ہے اور ایسا کرنا گناہ ہے ستی کے موافق یہ بھی خلاف قانون ہے۔ جس کی سزا سرکار سے مقرر ہے اور خدا بھی ایسے کام کرنے والے کو سزا سے بری نہیں سمجھیگا۔ پر ایسے کام کی تعریف کرنے والوں کی روحانی سمجھ پر حرف آتا ہے۔

چیتے اور بندروں کا مقابلہ

موضع جھاور پرگنہ گوبند پور ضلع ... کے جنگل میں ایک گوالے کا بچھڑا گم ہو گیا تھا۔ جو ایک چیتے کے قبضے میں آگیا لیکن جس وقت چیتا بچھڑے کو پکڑے ہوئے جا رہا تھا تو ایک بندر کی اس پر نگاہ پڑی اور درخت سے اُتر کر بچھڑے کو چھڑانے لگا۔ اسی اثنا میں وہاں تین اور بندر پہونچ گئے اور چاروں نے ملکر چیتے کو بھگانے کی کوشش کی۔ ایک بندر چیتے کی دم پکڑ کر کھینچنے لگا دو بندر چیتے کو نوچنے اور کاٹنے لگے۔ جس پر چیتا تنگ آکر بھاگ گیا۔ لیکن جس وقت بچھڑے کا مالک تلاش کرتا ہوا وہاں آپہونچا تو دیکھا کہ بچھڑا مرا پڑا ہے۔

(راجپوت گزٹ)

مختلف دیشوں میں ریل کی سڑکوں کی لمبائی۔

ذیل کے دلچسپ ہندسوں سے مختلف ممالک کے ریل کے میلوں کی لمبائی معلوم ہوگی۔

اضلاع متحدہ امریکہ۔	۲۳۸۶۰۹	میل
روس	۴۱۵۸۱	"
جرمنی	۳۷۲۲۸	"
ہندوستان	۳۱۰۷۸	"
فرانس	۲۹۸۲۸	"

ہندوستان بلحاظ ریل کی سڑکوں کی لمبائی کے کل دنیا میں چوتھے درجے پر ہے۔ اضلاع متحدہ امریکہ کی ریلوں کی لمبائی دنیا کے باقی تمام ملکوں کے برابر ہے۔ جاپان کی ریلوں کی لمبائی سب سے کم یعنی ۶۰۹۶ میل ہے۔

(آریہ گزٹ)

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲؍ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کرسکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و ٹلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید اور فینسی لادیاں سلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری ٹلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ سمینٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملینگے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۲۰ کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو۔ لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہوجاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے پر یا ڈاڑہی یا مونچھہ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلایق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہے +

قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۲ بمبئی

دیگر کتب

حل مشکلات { پروفیسر خمیس صاحب ایم۔ اے۔ حصہ اوّل۔ ۶؍ +

تحقیق بائبل { مصنفہ مرتس داوڑ صاحب۔ ۴۰؍ +

طالبان حق { کپتین فیر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹؍ +

سوال و جواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	۱؍ +
تواریخ بائبل	قیمت	۸؍ +
حیات مسیح	قیمت	۱۲؍ +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۲؍ +
سبد و غزلیں اُردو	قیمت	۱؍ +
گورمکھی	قیمت	۱؍ +

۱۔ اسلام میں مسیح ۱؍
۲۔ ینابیع القرآن ۳؍
۳۔ بائبل یا قرآن ۱؍
۴۔ ہنود کے دس اوتار ۲؍
۵۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲؍
۶۔ تناسخ کا کھنڈن ۲؍
۷۔ سیر ہند مع تصویرات اُردو ۲؍

یہہ کتابیں کرسچن بکسٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم وہیری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

بچوں کی پوشاک کا نیا اور نہایت سستا طریقہ

ناظرین! اخبار ایسا کون شخص ہے جو تھوڑا خرچ کرنا اور اپنے بچوں و مستورات کو ہر وقت نئے نئے اور زرق برق لباس میں دیکھنا نہیں چاہتا مگر بوجہ کم آمدنی ولایت گران دل یا دس رہجاتا ہے مگر اب آپ خوش ہوجئیے کہ یہہ مایوسی بالکل دور ہوگئی تو لو ایک کارخانہ نے فوق البھڑک نئے نئے فیشن کے اعلی اعلی قسم کے وپانچ پونڈ تک کے سستا بھیجے جس میں چہوٹے چہوٹے بچوں کے سبز کپڑے اور مستورات و مردوں کی واسکٹیں نیز مستورات کی بہت طرح کے کپڑے کام کے لائق کپڑے برآمد نکل آتے ہیں۔ غرضیکہ ایک نیا اور نہایت سستا طریقہ زرق برق لباس تیار کرنیکا ہے کہ قیمت سے کہیں زیادہ قیمت غرض فی گز کا کپڑا اس میں نکلتا ہے۔ جناب ایک دفعہ ٹرائل ضرور آزمائش کیجئے۔ اخبار میں چھپانے سے ہرگز اشتہاری چیز خیال نہ کیجئے +

خوشبودار چھالیہ

اسکے استعمال سے منہ ہر وقت خوشبودار بنا رہتا ہے۔ دانتوں کو مضبوط اور نہایت مضبوط کرتی ہے۔ ہندوستانی کے لئے ازحد مفید نہایت لاجواب تحفہ۔ قیمت فی ڈبیہ ۶؍

قیمت مال نمبر ۱ { جس میں پون پون گز۔ گز گز۔ سوا سوا گز اس سے بھی شاید زیادہ لمبے ٹکڑے نکلینگے فی پونڈ (عہ)

قیمت مال نمبر ۲ { جس میں گز دو دو گز۔ سو گز۔ ۴ گز اور شاید اس سے بھی زیادہ لمبا ٹکڑا ایک یا دو ٹکڑوں کی شکل میں نکلیگا +

فی پونڈ (عہ ۱؍)

ضروری اطلاع۔ ہر دو قسم کے مال کا ہر تھان ۵ پونڈ سے ۱۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ لہذا ایک تھان سے کم ہرگز نہ منگاویں۔ البتہ غریب و کم استطاعت اصحاب کو مجبوری کی صورت میں ۲ پونڈ بھی اکثر بھیجا جاویگا۔ مگر اس سے کم ہرگز نہیں ہے۔ اس اشتہار کے ملاحظہ فرماتے ہی فوراً اپنے پیشتر کارڈ روانہ فرمائیے ورنہ پچھتائیے اور صرف ۴؍ کے ٹکٹ واسطے اطمینان قبولیت وی۔ پی پارسل کے ہمراہ فرمائش روانہ فرما کر مشکور کیجئے جو ریلوے سے بھیجا جاویگا۔ قریبی ریلوے سٹیشن کا نام بھی ضرور تحریر کیجئے۔ تاکہ محصول کم لگے۔ فہرست کارخانہ مفت منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ اخبارات کے مذہب کی بات ہر زبان کے اخبارات ہمارے نوٹس لینے کے لئے اپنی کاپی بھیجکر خط و کتابت کرسکتے ہیں

ایم۔ ایل وِل وشر اینڈ کو ہول سیل مرچنٹ اینڈ جنرل ڈیلرز دہلی



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہے +

جیبی گھڑیاں

میٹل پر خیاط واچ قیمت ۳ ؎

میٹل سورج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۳ برس
میٹل پروائزر واچ قیمت بے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیو رواچ قیمت ہجہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور دیکھنے
میں نہایت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت ۸عہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
انکے علاوہ ٹائم پیس ۱عہ سے لیکر ۵ؔ تک
کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ۳ سے لیکر ۲۵ؔ تک اور دیوار پر لگانیکے کلاک اور
بیٹھک کلاک صہ سے لیکر ۱۰۰ؔ تک ملیں گے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہے
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے۔ بیوپاریوں کو
پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۸۸ عبد الرحمٰن اسٹریٹ بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی ترمعمول کھانے پینے میں کچھ کاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ ۵ر ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵؍)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لمحہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ دوا لمحہ میں آرام کر دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے چیس چک ٹیک رگوں میں لہریں کنپٹی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد وغیرہ فوراً رفع ہو دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصول ڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک ۵ر آنہ +

المشتہر
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۶۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کر کے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہے تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بمقدار بیماریاں لقوا۔ گٹھیا۔ منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا۔ چیچک کیطرح کے پھوڑے ہونا۔ ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو نہیا گلے میں سوراخ ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چڑھے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی ۱عہ محصول ڈاک ۲ر +

ملنے کا پتہ گوتم راؤ کیشو
کا دواخانہ ٹھاکر دوار بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا